Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 02, Issue 01, July-December 2023, PP: 50-61
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v2i2.2425
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

معاشی استحصال کا خاتمہ اور تعلیماتِ نبویہ

Prophetic Teachings and Termination of Economic Exploitation

Dr. Muhammad Irfan Nazir
Assistant professor, Govt. Degree Science and Commerce College, Orangi Town, Karachi.
Irfan_1013@hotmail.com

Abstract

Economic means earning wealth and exploitation means to forcefully take away, usurp, kill one's legitimate right. In general terms, it means to take away one's legitimate right to earn a living and make him suffer economic hardship. Economic exploitation It is a serious problem of today because only capital is important in the capitalist system, therefore the capitalist wants his capital to increase day by day and because he does not work himself to increase the capital, but hires the services of the working class. So the capitalist oppresses the workers so that he can get more capital. As a result, the working class gets worse and worse. In Islam, there is a solution to all the problems that will come up to the Day of Resurrection, so it seems appropriate that the treatment of this dangerous disease of economic exploitation should be obtained from the teachings of the Prophet and the way of the prosperity of the religion and the world should be developed. In this regard, it is important to examine the factors that lead to economic exploitation. Due to which a person loses the ability to meet his legitimate needs despite efforts and privileges. The economic hardship caused by this exploitation not only destroys the valuable skills of the nation, but also makes the people of the nation suffer from drugs and other serious crimes. Therefore, it is very important that these diseases and infectious diseases are evaluated in the light of Shariah teachings so that correct guidance can be found towards their solution.

Keywords

Economic Exploitation, Prophetic teachings, Seerah. Islamic Economic.

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

1 موضوع کا تعارف

معاش کا مطلب ہے مال کمانا اور استحصال سے مراد ہے زبردستی چھین لینا، ہتھیانا، کسی کا جائز حق مار لینا۔1 عام اصطلاح میں اس سے مراد ہے کسی کا معاش کمانے کا جائز حق چھین کر اسے معاشی تنگ دستی میں مبتلا کرنا۔ معاشی استحصال دورِ حاضر کا گھمبیر مسئلہ ہے کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام میں صرف سرمائے کی اہمیت ہوتی ہے اس لیے سرمایہ دار چاہتا ہے کہ اس کا سرمایہ روز بروز بڑھتا ہی رہے اور چونکہ سرمایہ بڑھانے کے لیے وہ خود محنت نہیں کرتا بلکہ محنت کش طبقے کی خدمات حاصل کرتا ہے اس لیے سرمایہ دار محنت کشوں کو دباتا ہے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ سرمایہ حاصل ہو سکے۔ جس کے نتیجے میں محنت کش طبقہ بد سے بدتر ہوتا جاتا ہے۔

دینِ اسلام ابدی دین ہے اور قیامت تک کے لوگوں کی رہنمائی کے لیے نازل ہوا ہے۔ دینِ اسلام میں قیامت تک آنے والے تمام مسائل کا حل موجود ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ معاشی استحصال کے اس خطرناک مرض کا علاج تعلیمات نبویہ سے حاصل کیا جائے اور دین و دنیا کی فلاح و فوز کا راستہ استوار کیا جائے۔

اس سلسلے میں ان عوامل کا جائزہ لینا ضروری ہے جو معاشی استحصال کا باعث بنتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ایک فرد باوجود کوشش و استحقاق کے اپنی جائز ضروریات پورا کرنے کی سکت کھو بیٹھتا ہے۔ اس استحصال کی وجہ سے لاحق ہونے والی معاشی تنگی نہ صرف یہ کہ قوم کی قیمتی صلاحیتوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے بلکہ قوم کے افراد کو منشیات و دیگر سنگین جرائم میں بھی مبتلا کر دیتی ہے نتیجۃً پورا معاشرہ زبوں حالی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے نہایت ضروری ہے کہ ان قبائح و امراضِ متعدیہ کا شرعی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تاکہ ان کے حل کی طرف درست رہنمائی مل سکے۔

2 سود کی لعنت اور قرض حسنہ سے احتراز

معاشی استحصال اور سرمایہ دارانہ نظام میں سود ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس نظام میں قرضِ حسنہ (یعنی بلا سود قرضہ) کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگر ہم اسلامی نقطہ نگاہ سے اس امر کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دینِ اسلام میں سود کی کوئی گنجائش نہیں۔ چنانچہ قران کریم میں سود کے بارے میں اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتے ہیں:

> فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ [2]
>
> پھر اگر تم (سود چھوڑنے پر عمل) نہ کروگے تو اشتہار سن لو جنگ کا اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے۔

آپ ﷺ نے بھی سود کو ہلاکت خیز عمل قرار دیا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

- حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی باتوں سے دور رہو۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور اس جان کو ناحق مارنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے فرار (یعنی بھاگنا) اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔[3]

مزید یہ کہ سود خور سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے، حدیث شریف میں ہے:

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شب مجھے (معراج میں) سیر کرائی گئی، میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ (بڑے بڑے) کمروں کے مانند تھے، ان میں بہت سے سانپ پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے، میں نے کہا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے کہ سود خور ہیں۔[4]

اس کے مقابلے میں تعلیمات نبویہ میں قرضِ حسن یعنی بغیر سود کے قرض اور ادھار دینے کی بڑی فضیلت ملتی ہے جس کا واضح مقصد یہی ہے کہ ایک ضرورت مند بغیر کسی اضافی بوجھ کے اپنی ضرورت پوری کرے اور اس سے تجارت وغیرہ کر کے اپنے معاشی حالات بہتر بنائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَن ذَالَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضٰعِفُهُ لَهُ اَضْعَافاً كَثِيْرَةً [5]

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ تو اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر زیادہ دے۔

اسی قرضِ حسنہ کے سلسلہ میں مقروض کو مہلت دینے کی شریعت میں ترغیب ہے اور اس میں مہلت کے ہر دن قرض کی رقم کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ امام احمد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ جو شخص مفلس وتنگ دست کو مہلت دے تو ادائیگی کا دن آنے تک اس کو ہر دن کے بدلے اس کے قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور پھر جب ادائیگی کا دن آئے اور وہ پھر اسے مزید مہلت دے دے تو اس کو ہر دن کے بدلے اس کے قرض کی دگنی رقم کے برابر صدقہ کا اجر ملتا ہے۔[6]

لہٰذا تعلیمات نبویہ کی روشنی میں معاشی استحصال ختم کرنے کی اولین شرط یہ ہے کہ معاشرے سے سود کی لعنت اور سودی قرض کے لین دین کو بالکلیہ ختم کیا جائے اور اس کی جگہ کاروباری طبقے کو آسان شرائط پر غیر سودی قرضے کا نظم بنایا جائے تاکہ وہ تجارت اور کاروبار کر کے معاشی استحکام حاصل کر سکیں۔

2.1 تجارت کا فروغ بمقابلہ ملازمت

معاشرتی استحصال کو ختم کرنے کے لیے ایک موثر عمل یہ ہے کہ معاشرے میں ایماندار تجارت کو فروغ دیا جائے۔ ملازمت یا نوکری اگرچہ فی نفسہ کوئی برا کام نہیں بلکہ رزق حلال کمانے کی صورتوں میں سے ایک مفید صورت ہے۔ اور سلف صالحین بھی ذریعہ آمدن کے طور پر اس کو اختیار کرتے تھے۔ خود ہمارے پیارے نبی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت پر بکریاں چرائی ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

> ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم، فقال أصحابه: وأنت ؟ فقال: نعم! كنت أرعاها علىٰ قراريط لأهل مكة۔[7]
>
> نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے جو بھی نبی بھیجا، اس نے بکریاں ضرور چرائیں، صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے بھی؟ آپ نے جواب دیا کہ ہاں! میں بھی مکہ والوں کی بکریاں قراریط پر چراتا تھا۔ "قراریط" سے کیا مراد ہے؟ بعض کا قول یہ ہے کہ یہ درہم یا دینار کے ایک حصے کا نام ہے، اس صورت میں مطلب یہ بنے گا کہ کچھ قراریط کے عوض بکریاں چرائیں۔

لیکن اگر تجارت کے مقابلے میں اس کی افادیت کا اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملازمت کے مقابلے میں تجارت وکاروبار کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ کسی معاشرے کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اس کے افراد دوسروں کی ملازمت یا نوکری کے مقابلے میں تجارت وکاروبار کو فوقیت دیں۔ اس طرح معاشرے میں رائج مالی استحصال کا کافی حد تک مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

دورِ حاضر کے سرمایہ دارانہ ذہنیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرمایہ دار طبقہ یہ چاہتا ہے کہ معاشرے کی صلاحیتیں اور توانائیاں محض اس کی ملازمت اور نوکری پر خرچ ہوں جس سے وہ مزید پھل پھول سکے یہی وجہ ہے کہ سرمایہ دار طبقہ تجارت اور کاروبار کو فروغ دینے سے گریزاں رہتا ہے۔ اس سلسلے میں معاشرے میں ملازمت اور نوکری کے مقابلے میں تجارت اور کاروبار کو اہمیت دینی چاہیے۔ قران وسنت میں درجنوں مقامات پر تجارت کی اہمیت اور فضیلت ملتی ہے چنانچہ قران کریم میں ایک مقام پر اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتے ہیں۔

> رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ[8]

(نیک لوگ وہ ہیں) جن کو اللہ کی یاد سے اور بالخصوص نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے اور نہ فروخت (اور) وہ ایسے دن کی داروگیر سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جاویں گی۔

ملازمت ونوکری کے مقابلے میں تجارت کی اہمیت وفضیلت پر کثیر احادیث دلالت کرتی ہیں۔

1. التاجر الصدوق الأمين مع النبيين والصديقين والشهدآء۔[9]

یعنی سچا، امانت دار تاجر (قیامت میں) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

2. إن أطيب الكسب كسب التجار الذين إذا حدّثوا لم يكذِبوا، وإذا ائتمنوا لم يخونوا، وإذا وعدوا لم يُخلفوا، وإذا اشتروا لم يذموا، وإذا باعوا لم يمدحوا، وإذا كان عليهم لم يمطُلوا، وإذا كان لهم لم يعسروا۔[10]

بہترین کمائی اُن تاجروں کی ہے جو جھوٹ نہیں بولتے، امانت میں خیانت نہیں کرتے، وعدہ خلافی نہیں کرتے اور (کسی سے) خریدتے وقت چیز کی مذمت نہیں کرتے (تاکہ بیچنے والا قیمت کم کر کے بیچ دے) اور جب (خود) بیچتے ہیں تو (بہت زیادہ) تعریف نہیں کرتے (تاکہ زیادہ ملے) اور اگر ان کے ذمہ کسی کا کچھ نکلتا ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے اور اگر خود ان کا کسی کے ذمہ نکلتا ہو تو وصول کرنے میں تنگ نہیں کرتے۔

3. قال رسول اللهﷺ: "التاجر الصدوق تحت ظل العرش يوم القيامة۔[11]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: سچ بولنے والا تاجر قیامت میں عرش کے سایہ میں ہو گا۔

4. إن التاجر إذا كان فيه أربع خصال طاب كسبه، إذا اشترىٰ لم يذُمّ، وإذا باع لم يمدح، ولم يدلُس فى البيع، ولم يَحلِف فيما بين ذٰلک۔ [12]

جب تاجر میں چار باتیں آ جائیں تو اس کی کمائی پاک ہو جاتی ہے، جب خریدے تو اس چیز کی مذمت نہ کرے اور بیچے تو چیز کی زیادہ تعریف نہ کرے اور بیچنے میں عیب نہ چھپائے اور خرید و فروخت میں قسم نہ کھائے۔

5. وعن حكيم بن حزامٍ أن رسول اللهﷺ قال: "البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، فإن صدقا البيعان وبيّنا بُورک لهما فى بيعهما، وإن كتما وكذَبا فعسىٰ أن يربَحا رِبحاً ويمحقا بركة بيعهما۔[13]

حضرت حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے کو (بیع توڑنے کا) حق ہے، جب تک وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹیں۔ اگر بائع و مشتری سچ بولیں اور مال اور قیمت کے عیب اور

کھرے کھوٹے ہونے کو بیان کر دیں تو ان کی بیع میں برکت ہوتی ہے اور اگر عیب کو چھپالیں اور جھوٹے اوصاف بتائیں تو شاید کچھ نفع تو کمالیں، (لیکن) وہ خود بیع کی برکت ختم کر دیتے ہیں۔

6. تسعة أعشار الرزق في التجارة، والعشر في المواشي، يعني: النتاج۔ [14]

"آپ ﷺ نے فرمایا: رزق کے نو حصے تجارت میں ہیں اور ایک حصہ جانوروں کی پرورش / پالنے میں ہے۔"

ان تمام دلائل و براہین سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ معاشرے میں مالی استحصال کو ختم کرنے کے لیے ایک نہایت ضروری امر یہ ہے کہ معاشرے میں ملازمت کے مقابلے میں ایماندار تجارت اور کاروبار کو فروغ دیا جائے۔ تاکہ معاشرے کے قیمتی افراد محض سرمایہ دار طبقے کے سرمائے میں اضافے کا سبب نہ بنیں بلکہ اپنے دست و بازو سے تجارت و کاروبار کریں اور سرمایہ دار طبقے کا مقابلہ کریں نیز اس طرزِ عمل سے عام غریب طبقے کی اجرت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو گا اور ملک و ملت ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں گے۔ ایماندار تجارت کو فروغ دینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ ناجائز ذرائع سے عام پبلک کا مال ہتھیانے کی روش پر کافی حد تک رکاوٹ ڈالی جاسکے گی اور لوگوں کو غیر منصفانہ اور ناجائز منافع خوری سے بھی نجات ملے گی۔

2.2 معاشی مواقع میں رشوت و اقرباء پروری کی بنیاد پر انتخاب؛ میرٹ کا قتلِ عام

معاشرے میں لوگوں کو ان کے جائز حق ملتے رہیں تو وہ معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن رہتا ہے۔ معاشی استحصال کی ایک بدترین صورت یہ ہے کہ تجارت و کاروبار میں نیز ملازمت اور نوکری کے مواقع میں قابل اور اہل لوگوں کو محروم رکھا جائے اور ان کے بجائے نااہل اور نالائق لوگوں کو اہم ذمہ داریاں سونپ دی جائیں۔ استحصال کے اس مکروہ فعل کا سبب عام طور پر اقرباء پروری یا حصولِ مال بصورت رشوت ہوتا ہے۔

تعلیمات نبوی کی روشنی میں اگر استحصال کے اس طرز کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اسلامی نے اقرباء پروری کو سخت ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا [15]

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔

یعنی جو جس منصب وغیرہ کا حق دار ہے اسے وہ دو اور کسی نااہل کو اس منصب وغیرہ پر مقرر نہ کرو۔ ایک مقام پر آپ ﷺ نے حق دار پر غیر حقدار کے ترجیح دینے کو قیامت کی نشانیوں میں شمار کیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

فإذا ضيعت الامانة فانتظر الساعة، قال: كيف إضاعتها؟ قال: إذا وسد الامر إلى غير اهله

فانتظر الساعة۔[16]

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب امانت (ایمانداری) دنیا سے (اٹھ جائے تو قیامت قائم ہونے کا انتظار کرو۔ سائل نے کہا ایمانداری اٹھنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہم امور (حکومت کے کاروبار وغیرہ) نالائق لوگوں کو سونپ دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

ایک حدیث میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو عام مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہو پھر اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو محض دوستی و تعلق کی مد میں بغیر اہلیت معلوم کئے ہوئے دے دیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے نہ اس کا فرض مقبول ہے نہ نفل، یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔[17] بعض روایات میں ہے کہ جس شخص نے کوئی عہدہ کسی شخص کے سپرد کیا حالانکہ اس کے علم میں تھا کہ دوسرا آدمی اس عہدہ کے لئے اس سے زیادہ قابل اور اہل ہے تو اس نے اللہ کی خیانت کی اور رسول کی اور سب مسلمانوں کی۔[18]

عامۃ الناس کے معاشی استحصال کی اس صورت کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عام لوگوں کے حقوق غصب کرنے کی یہ صورت ایک وباء کی کیفیت اختیار کر چکی ہے۔ اگر کوئی شخص وزیر یا مشیر بن جائے تو اچھی اچھی پوسٹوں پر وہ اپنے متعلقین کو مقرر کر دیتا ہے، بسا اوقات تو وہ بالکل ان پڑھ ہوتے ہیں اور متعلقہ منصب کا کوئی تجربہ یا تعلیم ان کے پاس نہیں ہوتی جو ظاہر ہے انجام کا متعلقہ محکمہ کی زبوں حالی کا باعث بنتی ہے۔ اقرباپروری یا خویش پسندی کی وجہ سے لاکھوں لوگ اپنے جائز حق سے محروم ہو کر مجرمانہ اور ناجائز کاروائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے بہت زیادہ ضروری ہے کہ ارباب اختیار و اقتدار اقرباپروری اور اپنوں کو نوازنے کی ناجائز روش سے معاشرے کو پاک کر دیں اور حقدار کو اس کے مناسب منصب اور حقوق ادا کر کے عند اللہ و عند الناس سرخرو ہوں۔

2.3 عصبیت اور قوم پرستی

معاشرے کے افراد کے معاشی استحصال کا ایک بڑا سبب اشرافیہ اور بااثر طبقے میں اعصابیت اور قوم پرستی کا ناسور ہے۔ یہ عصبیت ہی ہے کہ اپنی قوم کے نااہل ترین افراد کو اعلی عہدوں پر فائز کر دیا جاتا ہے اور دوسری قوم کے لائق و فائق لوگ باوجود اپنی لیاقت و نجابت کے ان عہدوں سے محروم رہتے ہیں۔ دین اسلام کی روشنی میں اگر عصبیت اور قوم پرستی کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں اس ناجائز عصبیت اور قوم پرستی کی کوئی گنجائش نہیں چنانچہ مختلف احادیث میں اس کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

- ليس منا من مات على عصبية۔[19]

جسے عصبیت (قوم پرستی) پر موت آئی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

- من قاتل تحت راية عمية يقاتل عصبية , ويغضب لعصبية فقتلته جاهلية.[20]

جو شخص عصبیت کے جھنڈے تلے لڑے اور وہ اپنی قوم کی عصبیت میں لڑے یا عصبیت میں غصہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

2.4 ناجائز سفارش

معاشی استحصال کی ایک بڑی وجہ معاشرہ میں رائج ناجائز سفارشی کلچر ہے جو اہل لوگوں کے استحصال کا بڑا سبب ہے۔ ناجائز سفارش کے حوالہ سے قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا [21]

جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا اور جو شخص بری سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

یعنی ناجائز سفارش کرنے والے کو اس کا وبال بھگتنا پڑے گا۔ ناجائز سفارش کی ایک مثال وہ واقعہ بھی ہے جو احادیث میں اس طرح ملتا ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کا بہت خیال تھا، اس نے چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کرے گا؟ بالآخر حضرت اسامہ بن زیدؓ نے رسولؐ اللہ سے اس بارے میں گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا: "تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا: "اے لوگو، تم سے پہلی قومیں اس لیے ہلاک ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ لوگ اسے چھوڑ دیتے تھے، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔ قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہؓ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو محمد ﷺ ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔[22]

حضرت امام مالکؒ اپنی مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، لَقِيَ رَجُلًا قَدْ أَخَذَ سَارِقًا. وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ إِلَى السُّلْطَانِ. فَشَفَعَ لَهُ الزُّبَيْرُ لِيُرْسِلَهُ. فَقَالَ: لَا حَتَّى أَبْلُغَ بِهِ السُّلْطَانَ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: «إِذَا بَلَغْتَ بِهِ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللَّهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ»[23]

ایک شخص نے ایک چور کو پکڑ لیا، تا کہ اسے خلیفہ تک پہنچا دیں۔ راستے میں حضرت زبیرؓ ملے۔ انہوں نے اسے چھوڑ دینے کی درخواست کی اس آدمی نے انکار کیا کہ جب تک سلطان تک نہ پہنچاؤں نہیں سفارش قبول

کروں گا۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا: ''جب حدود کا معاملہ سلطان تک پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سفارش کرنے والے پر اور جس کے لیے سفارش کی جائے اس پر لعنت بھیجتا ہے۔

درج بالا آیت و احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ معاشرے میں رائج سفارشی کلچر یا پرچی سسٹم یا سورس سسٹم سب معاشرے کے استحصال کا سبب ہیں۔ اس لیے اگر ہم معاشرے سے معاشی استحصال کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس ناجائز سفارشی کلچر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہو گا جس کلچر کی وجہ سے نااہل اور نالائق لوگ اعلیٰ مناصب پر براجمان ہو جاتے ہیں جبکہ قابل اور اہلِ استحقاق نوکری اور روزگار کے لیے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ختم ہو جاتے ہیں۔

2.5 رشوت

معاشی استحصال کے اسباب کا جائزہ لیں تو ایک اہم سبب حق دار کو اس کا حق دینے میں رشوت سے کام لینا بھی ہے۔ یعنی جب تک کوئی شخص اپنے جائز حق کو، جس حق کے لینے کا قانون اور شرع اسے استحقاق عطاء کرتے ہیں، لینے کے لیے مخصوص رقم حوالہ نہ کر دے اسے اس کا حق نہیں دیا جاتا جو یقیناً ظلم کی بدترین شکل ہے۔

رشوت ایک ایسا لعنتی عمل ہے جو معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔ اس مکروہ عمل کی بھی بہت زیادہ شناعت اسلام میں وارد ہوئی ہے۔ سنن ابن ماجہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

- لعنة الله على الراشي والمرتشي [24]

رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

- الرَّاشي والمُرتَشي في النارِ[25]

یعنی رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخ میں ہیں۔

درج بالا احادیث سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہو جاتی ہے کہ رشوت ستانی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ معاشی استحصال میں رشوت ستانی کا بڑا گھناؤنا کردار ہے جب تک معاشرے سے رشوت ستانی کی لعنت کو دور نہ کیا جائے تو لوگوں کے لیے اپنے جائز حقوق حاصل کرنا، اپنی معاش کو بہتر کرنا اور ملک اور ملت کو ترقی دینا ناممکن ہو گا۔ اس لیے ارباب اختیار اور سرمایہ دار طبقے سے عام افراد کا یہی مطالبہ ہے کہ معاشی استحصال کے اس سبب کو بالکلیہ طور پر ختم کیا جائے تاکہ لوگ معاشی طور پر خوشحال زندگی گزار سکیں۔ معاشی استحصال کے خاتمہ کے لیے درج بالا چھے اسباب بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر تعلیمات نبویہ کی روشنی سے استفادہ

کرتے ہوئے معاشی استحصال کے ان چھ اسباب و عوامل سے معاشرے کو نجات دے دی جائے تو انشاءاللہ معاشرہ یقینی طور پر روز افزوں ترقی کرے گا اور استحکام کے درجات طے کرتا جائے گا۔

3 خلاصہ بحث

سطور بالا میں پیش کردہ نکات میں اس بات کو واضح کر دیا گیا ہے کہ معاشی استحصال ایک ایسا عنصر ہے جو کسی بھی ملک کی معاشی حالت میں لاعلاج مرض کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی مختلف اشکال ہوتی ہیں لیکن ہر ایک کا انجام ملک کی معاشی بدحالی پر ہی جا کر مکمل ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاک نظام دیا ہے اس کے مطابق نہ تو کسی دوسرے فرد کا حق مارنا چاہئے اور نہ ہی کسی کو اپنا حق مارنے کی اجازت دینی چاہئے۔ یہ وہ آفاقی اصول ہے جس کی بنیاد پر معاشی استحصال کا خاتمہ ممکن ہے۔ اس کے علاوہ جو اہم اصول آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں وہ مقالہ میں شامل کئے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کر کے معاشی استحصال کے خاتمے میں اپنا حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حوالہ جات

1 وصی اللہ کھوکھر، جہانگیر اردو لغت، جہانگیر بکس، پاکستان، ص:64

Waṣiyyat Allāh Khokhar, Jahāngīr Urdu Luġat, Jahāngīr Bukks, Pākistān, p: 64

2 القرآن،2:279

Al-Qur'ān 2: 279

3 البخاری،محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح ،کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالی ان الذین یاکلون اموال الیتامی، المکتب الاسلامی،، ج:2، ص:242، رقم الحدیث:2766

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Waṣāyā, Bāb Qawl Allāh Taʿālā 'Annal-Ladhīna Yaklūna Amwāl Al-Yatāmā, Al-Maktab Al-Islāmī, J: 2, Ṣ: 242, Raqam Al-Ḥadīth: 2766

4 ابن ماجه، محمد بن يزيد، السنن، كتاب التجارة، باب التغليظ في الربا،داراحياءالكتب العربية، ج:2، ص:763، رقم الحديث:2273

Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd, Al-Sunan, Kitāb Al-Tijārah, Bāb Al-Taghlīẓ Fī Al-Ribā, Dār Aḥyāʾ Al-Kutub Al-ʿArabīyah, J: 2, Ṣ: 763, Raqam Al-Ḥadīth: 2273

5 القرآن،2:245

Al-Qur'ān 2: 245

6 احمد بن حنبل، المسند،بیروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1398ھ، ج5، ص 360

Aḥmad ibn Ḥanbal, Al-Musnad, Bayrūt, Lubnān: Al-Maktab Al-Islāmī, 1398H 5/ 360

7 البخاری، الجامع الصحیح ، کتاب الإجارات، باب رعی الغنم علی قراریط، رقم الحدیث:2262

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Ijārāt, Bāb Riʿā Al-Ghanam ʿalā Qarārīṭ, Raqam Al-Ḥadīth: 2262

8 القرآن24:37

Al-Qur'ān 24: 37

9الترمذی،محمد بن عیسیٰ، السنن، کتاب البیوع، التجار وتسمیة النبیﷺ إیاھم، رقم الحدیث:1209

At-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsá, Al-Sunan, Kitāb Al-Buyūʿ, Al-Tujjār wa Tasmīyat Al-Nabī ﷺ Iyāhum, Raqam Al-Ḥadīth: 1209

10 البیہقی، شعب الإیمان ،الرابع والثلاثون من شعب الإیمان وھو باب فی حفظ اللسان، رقم الحدیث: 4854

Al-Bayhaqī, Shuʿab al-Īmān, Al-Rābiʿ wa Al-Thalāthūn min Shuʿab al-Īmān wa huwa Bāb fī Ḥifẓ al-Lisān, Raqam Al-Ḥadīth: 4854

11 البوصیری، احمد بن ابی بکر،اتحاف الخیرة المہرة بزوائد المسانید العشرة، کتاب الفتن، باب فی التلاعن وتحریم دم المسلم، دار الوطن، الریاض، رقم الحدیث:7752

Al-Busayrī, Aḥmad ibn Abī Bakr, Atḥāf al-Khayrāt al-Mahrah bi Zawā'id al-Masānīd al-ʿAshrah, Kitāb al-Fitn, Bāb fī al-Talāʿun wa Taḥrīm Dam al-Muslim, Dār al-Waṭan, Ar-Riyāḍ, Raqam al-Ḥadīth: 7752

12 منذری، ابو محمد عبدالعظیم،الترغیب والترھیب، کتاب البیوع،رقم الحدیث: 797

Mundhirī, Abū Muḥammad ʿAbd al-ʿAẓīm, Al-Targhīb wa al-Tarhīb, Kitāb al-Buyūʿ, Raqam al-Ḥadīth: 797

13 البخاری، الجامع الصحیح ، کتاب البیوع، رقم الحدیث: 2114

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Buyūʿ, Raqam Al-Ḥadīth: 2114

14 الکتانی، عبد الحئی ،نظام الحکومة النبویة المسمیٰ التراتیب الإداریة، المقدمة الخامسة، باب ما ذکر فی الأسواق،ج:2،ص:12

Al-Kattānī, ʿAbd al-Ḥayy, Niẓām al-Ḥukūmah al-Nabawīyah al-Masmā al-Tarātīb al-Idāriyyah, Al-Muqaddimah al-Khāmisah, Bāb mā Dhukira fī al-Aswāq, vol: 2, P: 12

15 القرآن4:58

Al-Qur'ān 4: 58

16 البخاری، الجامع الصحیح ،حدیث نمبر: 6496

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ,, Raqam Al-Ḥadīth: 6496

17 المغربی، محمد بن سلیمان، جمع الفوائد،مکتبہ ابن کثیر، 1419ھ،ج2 ص 523

Al-Maghribī, Muḥammad ibn Sulaymān, Jamʿ al-Fawā'id, Maktabah Ibn Kathīr, 1419H, J: 2, Ṣ: 523

18 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، آیت58، سورۃ النساء۔

Mufti Muḥammad Shafīʿ, Maʿārif al-Qurʾān, Āyat 58, Sūrat al-Nisāʾ.

19 ولی الدین الخطیب، مشکوۃ المصابیح، دار ابن کثیر، ج1، ص 417

Walī al-Dīn al-Khaṭīb, Mishkāt al-Maṣābīḥ, Dār Ibn Kathīr, vol: 1, P: 417

20 النسائی،احمد بن شعیب، السنن، کتاب تحریم الدم، بَابُ : التَّغْلِيظِ فِيمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ، رقم الحدیث : 4120

Al-Nasāʾī, Aḥmad ibn Shuʿayb, Al-Sunan, Kitāb Taḥrīm al-Dam, Bab: At-Taghleethi Fīman Qātala Taḥta Rāyatin ʿUmmiyyah, Raqam al-Ḥadīth: 4120

21 القرآن4:85

Al-Qur'ān 4: 85

22 الترمذی،محمد بن عیسیٰ، السنن، کتاب الحدود،حدیث: 1430

At-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsá, Al-Sunan, Kitāb Al-Ḥudūd, Ḥadīth: 1430

23 مالک ابن أنس بن مالک ،الموطأ. ت عبد الباقي، بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، 1406ھ،ج 2،ص 835

Mālik, Ibn Anas ibn Mālik, Al-Muwaṭṭaʾ. Taʿbīd al-Bāqī, Bayrūt, Lubnān: Dār Aḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1406H, vol: 2, P: 835

24 ابن ماجه، محمد بن يزيد، السنن، حديث 2313

Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd, Al-Sunan, Ḥadīth: 2313

25 طبراني، سليمان بن أحمد، المعجم الأوسط. رياض، سعودي عرب: مكتبة المعارف، 1405ھ، رقم: 2026

Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad, Al-Muʿjam Al-Awsaṭ. Riyāḍ, Saʿūdī ʿArab: Maktabat Al-Maʿārif, 1405H, Raqam: 2026